82033-کفارہ سے بچنے کے لیے مرتد ہوا اور پھر نادم ہو کر توبہ کرلی

سوال

میں براہ راست وہی سوال کرونگا جس نے مجھے ایک مدت سے بہت پریشان کر رکھا ہے، جب میں پندرہ برس کا تھا تو میں نے ماہ رمضان میں روزہ کی حالت میں مشت زنی کرلی، جب میں نے اس کی تلافی کرنا چاہی تو ارتکاب کردہ گناہ کا حکم تلاش کرنے لگا، میرے خیال میں میرے ذمہ جماع کا کفارہ ہے، اس لیے کہ میں اس مشقت کو برداشت نہیں کر سکتا تھا تو میں نے دل میں سوچا کہ (نعوذ باللہ) میں کافر ہو کر دوبارہ اسلام قبول کرلونگا تو اس طرح میرا یہ گناہ معاف ہو جائيگا، اور یہ کفارہ ساقط ہو جائيگا.

اور حقیقت میں نے ایسا ہی کیا میں نے کہا کہ اب میں کافر ہوں اور کل اسلام قبول کرلونگا، اس وقت میری عمر تیس برس ہے، اب تک میں اس حادثہ کے متعلق سوچتا ہوں، جب بھی مجھے یہ واقعہ یاد آتا ہے میں توبہ و استغفار کرتا ہوا کلمہ شہادت پڑھتا ہوں، الحمد للہ ساری عمر ہو گئی ہے نماز بھی ادا کرتا ہوں اور روزے بھی رکھتا ہوں، لیکن کیا مجھ پر مرتد ہونے کی حد قتل واجب ہوتی ہے تا کہ اللہ تعالی میری توبہ قبول کرلے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

شیطان ہر وقت انسان کے لیے باطل کو
بنا سنوار کر پیش کرتا رہتا ہے اور وہ اسے بتدریج یہاں تک لے آتا ہے اسے علم ہی
نہیں ہوتا اور وہ سب سے کبیرہ اور قبیح گناہ (شرک اکبر) کا مرتکب ہو جاتا ہے، اور
انسان یہ خیال کرتا ہے وہ اس طرح اپنے نفس کے لیے بہتری کر رہا ہے.

یہ بتائيں کہ انسان مسلسل دو ماہ کے
روزے رکھنے کی بجائے اللہ کے ساتھ کفر کی طرف کیسے بھاگ سکتا ہے، حالانکہ اللہ
تعالی نے کفر کی حالت میں مرنے والے پر جنت حرام کر دی ہے !!

ایسا کرنے والے کی مثال تو اس مزدور
جیسی ہی ہے جو آگ کی لو میں مزدوری کرے اور ایک چیز سے دور بھاگے تو اس سے بھی
زیادہ قبیح اور بری میں جا پڑے.

یہ تو ایک حیلہ ہے اس کی بنا پر اس
کے ذمہ واجب چیز ساقط نہیں ہوگی، کیونکہ یہ حرام حیلہ ہے، بلکہ مطلق طور پر سب سے
زیادہ حرام، علماء کے ہاں یہ قاعدہ اور اصول ہے کہ :

(حیلہ سے کوئی بھی واجب ساقط نہیں
ہوتا، اور نہ ہی اس سے حرام چیز مباح ہوتی ہے).

اور پھر انسان کے پاس اس بات کی کیا
ضمانت ہے کہ اگر وہ عظیم گناہ کرے تو اللہ تعالی اسے توبہ، اور رجوع کرنے کی مہلت
عطا کرے گا؟

کیا یہ ممکن نہیں کہ کہیں اس کی
زندگی وہ آخری لمحات ہی نہ ہوں جن میں وہ نعوذ باللہ کفر کا اعلان کر رہا ہے؟

تو اس طرح اس کے دین و دنیا کے سارے
اعمال ہی ضائع ہو جائیں، اور وہ ابدی جہنمی بن کر رہ جائے.

کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ
تعالی اسے اس شنیع اور برے عمل کی سزا دیتا ہوا توبہ کرنے اور دوبارہ اسلام قبول
کرنے کے درمیان حائل ہو جائے؟

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

**{چنانچہ جب وہ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ
تعالی نے ان کے دلوں کو اور ٹیڑھا کر دیا، اور اللہ تعالی فاسقوں کو ہدایت نہیں
دیتا}** الصف (5).

حاصل یہ ہوا کہ:

آپ نے جو اقدام کیا وہ بہت ہی برا ہے
جس سے مومن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اس اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو توبہ کی
توفیق سے نوازا، اللہ تعالی سے ہم امید کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی توبہ قبول کر لی ہو
گی اور آپ کے گناہ بخش دیے ہونگے.

اور آپ کی توبہ کی تکمیل اس طرح ہو
سکتی ہے کہ آپ کثرت سے اعمال صالحہ کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ کا ذکر اور قرآن
مجید کی تلاوت اور استغفار بھی بکثرت کرتے رہیں، اور دینی علم حاصل کریں، اور آگے

اس کی تعلیم دیں اور صدقہ وخیرات بھی کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کا کام بھی کرتے رہیں...الخ.

کیونکہ اطاعت کی کئی ایک اقسام ہیں،
اس لیے آپ اس میں جتنی بھی زیادہ کوشش کرینگے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالی آپ کے گناہوں کو بخش دے گا، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور یقینا میں اسے بخش دینے والا ہوں جو توبہ کرتا ہے، اور ایمان لے آتا ہے، اور اعمال صالحہ کرتا ہے، پھر وہ ہدایت پر قائم رہتا ہے} طہ (82).

دوم :

اسلام سے مرتد ہونے والے شخص کی سزا قتل ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو شخص اپنا دین بدل لے اسے قتل کر دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3017).

اور جمہور علماء کرام (جن میں احناف، شافعیہ، اور حنابلہ شامل ہیں) کا قول ہے کہ توبہ کر کے اسلام کی طرف پلٹ آنے والے شخص سے یہ سزا ساقط ہو جاتی ہے، اور آپ کی حالت بالکل اسی طرح موافق آتی ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ المغنی ابن قدامہ (18/9) اور شرح مسلم للنووی (208/12) کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم :

رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں مشت زنی کرنے کا حکم یہ ہے کہ ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور آپ پر صرف اس دن کی قضاء میں ایک روزہ رکھنا واجب ہے، اور جماع کا کفارہ نہیں.

سوال نمبر (
50632) کے جواب میں بیان ہو چکا
ہے کہ جماع کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم نہیں آتا، صرف
جماع کرنے سے ہی کفارہ لازم آئے گا.

واللہ اعلم.